REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

25

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

پرچہ فی پرچہ — ۶ رجمادی الثانی سنہ ۱۳۷۶ھ

جلد ۴۶/۱۱ — ۸ صلح ۱۳۳۶ ہش — ۸ جنوری سنہ ۱۹۵۷ء — نمبر ۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۸ جنوری ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔

نزلہ کے باعث طبیعت ناساز ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— ربوہ ۷ جنوری ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو صبح سے اعصابی بے چینی کی تکلیف ہے ۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

"اگر غزہ کا علاقہ جلد واپس نہ کیا گیا تو برطانیہ اور فرانس کے جہازوں کو نہر سویز سے گزرنے نہیں دیا جائے گا" (صدر ناصر کا اعلان)

صدر ناصر کے اعلان سے اس نظریہ کی توثیق ہو گئی ہے کہ نہر مصر کے قبضہ میں ہی رہنی چاہیئے (بی بی سی کا تبصرہ)

قاہرہ ۸ جنوری ۔ مصر کے صدر ناصر نے اعلان کیا ہے کہ جب تک غزہ کے علاقہ پر اسرائیلی فوجیں قابض رہیں گی ۔ اس وقت تک فرانسیسی اور برطانوی جہازوں کو نہر سویز سے گزرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی ۔ صدر ناصر کا یہ اعلان کل قاہرہ ریڈیو کے عربی پروگرام میں نشر کیا گیا ۔ اس میں آپ نے کہا جب تک غزہ کے علاقہ سے تمام اسرائیلی فوجیں واپس نہیں چلی جاتیں ۔ اور یہ علاقہ مصر کو واپس نہیں مل جاتا ۔ اس وقت تک ہم برطانیہ اور فرانس کے جہازوں کو نہر سویز سے گزرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔

اعلان میں مزید کہا گیا کہ کسی اور جہاز کو بھی اس وقت تک نہر کو استعمال نہیں کرنے دیا جائے گا ۔ جب تک وہ محصول اور دوسرے واجبات براہ راست حکومت مصر کو ادا نہیں کرے گا۔

برطانیہ کا ردعمل

بی بی سی نے صدر ناصر کے اس اعلان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ نہر سویز میں جہازوں کی آمد و رفت کے متعلق کسی قسم کا امتیاز برتنا ۱۸۸۸ء کے معاہدہ قسطنطنیہ اور ان چھ اصولوں کے منافی ہے ۔ جنہیں حفاظتی کونسل نہر سویز کے تصفیہ کے سلسلہ میں پہلے ہی منظور کر چکی ہے ۔ بی بی سی نے برطانیہ کے سرکاری حلقوں کے حوالے سے کہا کہ صدر ناصر کے اعلان کا مقصد یہ ہے کہ مصر نہر کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کرنا چاہتا ہے اور اس سے برطانوی حکومت کے اس نظریہ کی توثیق ہو گئی ہے کہ نہر مصر کے قبضہ میں نہیں رہنی چاہیئے۔

امام مسجد لندن اب بفضلہ رو بصحت ہیں

لنڈن سے بذریعہ ڈاک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم مولود احمد خان صاحب امام مسجد لنڈن کو اب بفضلہ تعالیٰ صحت ہو گئی ہے الحمد للہ ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بیش از بیش خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین

برطانیہ، آسٹریلیا، ایران اور ترکی وغیرہ کی طرف سے

صدر آئزن ہاور کے نئے منصوبے کا خیر مقدم

واشنگٹن ۷ جنوری ۔ صدر آئزن ہاور نے مشرق وسطیٰ کی فوجی اور اقتصادی امداد کا جو نیا منصوبہ پیش کیا ہے ۔ برطانیہ، آسٹریلیا، ایران، ترکی، لبنان نے اس کا خیر مقدم کیا ہے ۔ البتہ بھارت، روس اور مشرقی یورپ کے ملکوں نے اس منصوبے کی مخالفت کی ہے ۔ اس منصوبے کا مسودہ ایک قرارداد کی شکل میں امریکی ایوان نمائندگان میں پیش کر دیا گیا ہے ۔ جس پر ایوان کی خارجہ امور کی کمیٹی کل سے بحث شروع کرے گی ۔ لنکا اور پاکستان کے سرکاری حلقوں ...

ربوہ میں بارش

ربوہ ۷ جنوری ۔ آج صبح سے مطلع ابر آلود ہے اور ابھی ابھی ہلکی بارش ہو رہی ہے۔

سیلون سے طلباء لاء کالج کے ایک وفد کی ربوہ میں آمد

وفد کے قائد کی طرف سے جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کو خراج تحسین

ربوہ ۸ جنوری ۔ اسلام لاء کالج کولمبو (سیلون) کے طلباء کا ایک وفد جو آجکل پاکستان کا دورہ کر رہا ہے ۔ جمعہ کی شام ۴ جنوری کو لاہور سے ربوہ پہنچا ۔ وفد حسب ذیل چھ طلباء پر مشتمل تھا ۔ وائی ۔ ایل ۔ ایم ۔ منصور (لیڈر)، چھوٹی ہاشم نمائندہ ڈیلی نیوز کولمبو، ایم صلاح الدین، ایس ۔ ایل ۔ ایم ابراہیم، اے آر منصور اور کے کے ڈیگاما ۔ ان طلباء نے ربوہ کے مختلف ادارے دیکھنے کے علاوہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے بھی ملاقات کا شرف حاصل کیا ۔ نیز وہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی اور صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے ۔ پچھلے دنوں یہ وفد جب ہندوستان کا دورہ کر رہا تھا تو قادیان بھی گیا تھا۔

جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات

ہفتہ کی شام کو وکالت تبشیر کی طرف سے ان طلباء کے اعزاز میں ایک دعوت چائے کا اہتمام کیا گیا ۔ اس موقعہ پر وفد کے لیڈر جناب وائی ایل ایم منصور نے انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے اکناف عالم میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کو نہایت شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا ۔ تقریر کے دوران انہوں نے گزشتہ چند صدیوں میں مسلمانوں کی ابتر حالت پر روشنی ڈالتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ مسلمانوں کو پھر سے اٹھنے اور انہیں بام عروج پر پہنچانے کے لئے ان میں اسلامی روحانی اقدار پیدا کرنے کی ضرورت تھی ۔ یہ کام ایک ایسی تنظیم کے ذریعہ ہی سرانجام پا سکتا تھا ۔ کہ جو سیاست سے بالا رہتے ہوئے روحانی انقلاب برپا کرنے کی کوشش کرے ۔ سو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جماعت احمدیہ کے ہاتھوں اس اہم کام کی بنیاد پڑ چکی ہے ۔ ہمیں معلوم ہے کہ اس جماعت کو مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑ رہا ہے لیکن اصلاح و ترقی کا کوئی ایک کام بھی ایسا نہیں ہے جس میں مخالفت سے دوچار نہ ہونا پڑے ۔ مدراس سے لے کر ربوہ تک راستے میں جماعت احمدیہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۸ر جنوری ۱۹۵۷ء

اللہ اور اس کے رسولؐ کی باتوں کا کچھ تو احترام چاہیئے

اہل حدیث کے ہفت روزہ الیشوع ۱۲ر دسمبر ۱۹۵۶ء سے :۔

"تعریف کے بھی کچھ حدود ہوتے ہیں۔ اور تنقیص کے بھی! اگر حقیقت و اصلیت سے بڑھ کر تعریف کی جائے۔ اور معاملہ کو مبالغہ آمیزی تک پہنچا دیا جائے۔ تو یہ تعریف، تعریف نہیں رہتی۔ بلکہ تنقیص ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر تنقیص کے جائز حدود و شرائط کا خیال نہ رکھا جائے۔ تو ایسی تنقیص پڑھنے اور سننے والوں پر بیک وقت دو اثر ڈالتی ہے۔ ایک یہ کہ جس شخص کو نشانۂ تنقیص بنایا گیا ہے۔ اس کی طرف غلط اور غیر حقیقی چیز کے انتساب سے لوگوں کی نظروں میں اس کے اعزاز و احترام میں اضافہ ہوگا۔ اور اس کی مظلومیت پر رحم آئے گا۔ دوسرے جو شخص تنقیص ناروا اور منقصت غیر حقیقی کے بیان کرنے کا فرض انجام دے رہا ہے۔ اس کی اپنی صلاحیتیں اصحاب علم و دانش کے نزدیک مشکوک و مشتبہ ٹھہریں گی"۔

ہفت روزہ ہذا کے اسی الیشوع میں دوسرے صفحہ پر "ربوہ ایک ریاست ہے"؟ کے زیر عنوان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات کے متعلق دشمنانِ سلسلہ کی طرف سے ایک شائع شدہ اشتہار کی بناء پر ایڈیٹر صاحب نے جو منہ میں آیا ہے۔ کہہ دیا ہے۔ شروع ہی میں اخبار مذکور لکھتا ہے :۔

"اخبارات میں بارہا یہ چیز آچکی ہے۔ کہ ربوہ قادیانیوں کی ایک ریاست ہے۔ مرزا محمود اور ان کے خاندان کی حیثیت وہاں ایک جابر اور مستبد حکمران کی ہے۔ پہلے ممکن ہے یہ عذر پیش کیا جا سکتا ہو۔ کہ یہ مخالف عنصر کی شدتِ مخالفت کا نتیجہ ہے۔ لیکن اس کا کیا جواب کہ اب یہ چیز صرف مرزا محمود کے مخالف حلقہ تک محدود نہیں رہی۔ بلکہ خود قادیانیوں اور مرزائیوں کی زبان پر بھی آگئی ہے۔ اور گھر کے بھیدیوں نے لنکا ڈھا دی ہے۔

چنانچہ حال ہی میں چند مرزائیوں کی طرف سے ایک اشتہار شائع ہوا ہے۔ جس میں اس قسم کے متعدد واقعات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ جن کا تعلق مرزا محمود کے جبر و استبداد سے ہے۔"

ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ جن لوگوں نے اس قسم کا اشتہار شائع کیا ہے۔ وہ سلسلہ احمدیہ اور اس کے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دوست نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ایک عقلمند آدمی کو اس اشتہار کی بناء پر آپ کے خلاف قدم اٹھانے سے پہلے خود اپنے ہی مندرجہ بالا اصول کی روشنی میں غور کر لینا چاہیئے تھا۔ اور بجائے اشتہار کی تائید کرنے کے سوچنا چاہیئے تھا۔ کہ دشمن انہونی بات کہتے ہیں۔ اور جو تنقیص وہ کر رہے ہیں۔ اس اصول کے مطابق وہ تنقیص نہیں ہے۔ بلکہ اس سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اعزاز و احترام میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور آپ کی مظلومیت پر رحم آتا ہے۔ اور اس طرح تنقیص ناروا اور منقصت غیر حقیقی کے بیان کرنے کا جو فرض ایڈیٹر صاحب نے انجام دیا ہے۔ اس سے خود ان کی اپنی صلاحیتیں اصحاب علم و دانش کے نزدیک مشکوک و مشتبہ ٹھہرتی ہیں۔

"ربوہ ایک ریاست ہے" کے متعلق ہم الفضل میں بہت کچھ لکھ چکے ہیں۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ ایڈیٹر صاحب کی نظر سے بھی ضرور گذرا ہوگا۔ ہمیں افسوس اس امر کا ہے۔ گو یہ ہفت روزہ ان لوگوں کی طرف سے شائع ہوتا ہے۔ جو اپنے تئیں ماضی قریب کے زمانہ کی سب سے بڑی مصلحانہ تحریک کا علمبردار سمجھتے ہیں۔ جہاں احمدیت سے انہیں عقائد میں اختلاف ہے۔ وہاں تک تو انہیں تبصرہ و تنقید کا واقعی حق ہے۔ اور ہمیں اس پر چیں بجبیں ہونے کی ضرورت نہیں۔ لیکن تحریک احمدیت اور اس کے موجودہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات کے متعلق ایسے سوقیانہ اعتراضات کی تائید کرنا کسی معمولی انسان کو بھی زیبا نہیں چہ جائیکہ ایک دینی جماعت کے رہنما ایسی پست روش کے مرتکب ہوں۔

سوال یہ ہے۔ کہ کیا ایک دینی جماعت کے رہنماؤں کو جو بخیالِ خویش مسلمانوں کے اخلاق کی اصلاح کے لئے کھڑے ہوئے ہیں زیب دیتا ہے۔ کہ وہ کسی جماعت یا کسی فرد کے متعلق دشمنوں کی کہی ہوئی باتوں کو آیت و حدیث سمجھ لیں۔ خاصکر جو اپنے تئیں علوم قرآن و حدیث کا ماہر خیال کرتے ہوں۔ کیا انہوں نے رسول کریمؐ کی یہ حدیث نہیں دیکھی۔ کہ سُنی سنائی بات کو بلا تحقیق ویسے ہی آگے چلانا گناہ ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ جو باتیں مذکورہ اشتہار میں کہی گئی ہیں۔ کیا ایڈیٹر صاحب نے بطور خود ان کی تحقیقات کر کے اپنے اداریہ کی ان پر بنیاد رکھی ہے؟ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں کو ان کی ہدایات کا کچھ تو احترام ہونا چاہیئے۔

خیر ہم نے توجہ دلانے کے لئے عرض کر دیا ہے۔ ورنہ خود اخبار کے مندرجہ بالا قول کے مطابق اس اداریہ سے جماعت احمدیہ اور اس کے امام کے اعزاز و احترام میں یقیناً اضافہ ہوا ہے۔ اور اصحاب علم و دانش کے نزدیک ایڈیٹر صاحب کی اپنی صلاحیتیں یقیناً مشکوک و مشتبہ ہوئی ہیں۔ اور ہم توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ آئندہ ایسی باتوں سے پرہیز کریں گے۔

تعددِ ازدواج اور بھارت

اسلام نے چار بیویوں کی اجازت دی ہے۔ اس کے مقابلہ میں موجودہ عیسائیت ایک سے زائد بیوی کی اجازت نہیں دیتی۔ اور دوسری بیوی رکھنا زناکاری کے مترادف قرار دیتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود خود دانایانِ مغرب جن میں عیسائی پادری بھی شامل ہیں۔ تعدد ازدواج کے حامی ہوتے جا رہے ہیں۔ اور اگرچہ وہ قانوناً اس کو ابھی رائج نہیں کر سکے۔ لیکن اس طرف رجحان روز بروز بڑھ رہا ہے۔ اور یہ بات بعید از قیاس نہیں ہے۔ کہ جس طرح اہل مغرب نے طلاق کا اصول اختیار کر لیا ہے۔ کسی دن تعدد ازدواج کو بھی انہیں جائز قرار دینا پڑیگا۔

تعجب ہے کہ مغرب جتنا تعدد ازدواج کے اصول کے قریب آرہا ہے۔ ہم اہل مشرق اتنا ہی اس کے خلاف ہو رہے ہیں۔ خاصکر بعض اسلامی ممالک نے تو دوسری شادی پر ایسی شرائط عائد کی ہیں۔ کہ اس کو بالکل ناممکن بنا دیا گیا ہے۔ چنانچہ پاکستان میں بھی عائلی معاملات کے تحقیقاتی کمشن نے جو رپورٹ لکھی ہے۔ اس میں بھی یہی کوشش کی گئی ہے۔

یہ تو اسلامی ممالک کا حال ہے۔ "صدق جدید" کا حسب ذیل نوٹ بھارت کے متعلق ملاحظہ ہو :۔

"لکھنؤ ۵ر دسمبر۔ اتر پردیش کی کابینہ نے ایک ہنگامی اجلاس کے بعد ایک عام حکمنامہ جاری کیا ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ سرکاری ملازمتوں میں ایسے لوگوں کی بھرتی نہ کی جائے۔ جو ایک سے زیادہ بیویاں رکھتے ہوں۔ اور اس قاعدہ میں رعایت صرف اس وقت کی جائے گی۔ جب گورنر کسی خاص صورت میں اس کی ضرورت سمجھیں"۔

مسلمان اس خبر سے بددل نہ ہوں۔ یو پی سرکار کی ملازمتوں کا دروازہ اس اقلیت پر عملاً یوں بھی کب کھلا ہوا تھا۔ جو اب اس جدید حکمنامہ کے بعد اسے اس کے بند ہو جانے کا ڈر ہو۔ البتہ مبارک اس کابینہ وزارت کو ہو جس کے صدر شری سمپورنانند جی ہیں۔ اور جس کے ارکان والا شان میں حافظ قرآن وزیر مالیات اور حسیادت انتساب وزیر عدالت شامل ہیں۔ کہ جو مسلمان اپنے مذہب کی ایک اجازت سے فائدہ اٹھانا چاہتے تھے۔ ان پر ملازمت کا دروازہ ضابطہ سے بھی اب بند ہو گیا۔ اور جو قید نکاح سے باہر رہ کر آزادانہ حرام کاری کرنا چاہیں۔ ان پر کوئی بندش کوئی ملامت کسی طرح کی نہیں

جو گنہ پہلے تھے ثواب ہے آج"

سوال یہ ہے۔ کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ کہ خود اسلامی ممالک میں بھی تعدد ازدواج کے خلاف اقدامات ہو رہے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ چونکہ مغرب میں عیسائیت کے زیر اثر "ایک بیوی" کا رواج ہے اور ہمارے بعض مغرب زدہ لوگ مغرب کی تقلید میں تعدد کے خلاف ہیں۔ لیکن اس کے سوا بھی ایک بڑی اہم وجہ یہ ہے۔ کہ خود مسلمانوں نے بعض صورتوں میں اس اجازت کا ناجائز استعمال کیا ہے۔ اور ان شرائط کو نظر انداز کیا ہے۔ جو اسلام نے تعدد ازدواج کے ساتھ لگائی ہیں۔ اس صورت حال کی اصلاح کیلئے کسی حد تک اگر کوئی حکومت پابندیاں لگانی چاہے۔ تو جائز ہے۔ لیکن بھارت میں جو طریق اختیار کیا گیا ہے۔ یہ سراسر ناجائز ہے۔ اور صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ بعض متعصب عناصر مسلمانوں کو معاشی نقصان پہنچانے پر تلے ہوئے ہیں۔ یہ ایسا سوال ہے۔ جو انسان کے بنیادی ۴

۴ حقوق سے تعلق رکھتا ہے۔ اور آزادی ضمیر پر ضرب لگاتا ہے۔ جس کا نوٹس اقوام متحدہ کی بنیادی حقوق کی کمیٹی کو لینا چاہیئے۔

حیات بعد الممات کا فلسفہ

علوم جدیدہ کی روشنی میں

تقریر میجر ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب بر موقعہ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ

۳

بعث کی حقیقت

اسلام نے بعث کے مسئلہ کا کافی اور شافی حل پیش کیا ہے۔ اس ضمن میں سب سے پہلے یہ بتانا ضروری ہے کہ بعث کی حقیقت کیا ہے۔ اس کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"ہم اس بات پر بھی یقین رکھتے ہیں کہ مرنے کے بعد انسان پھر اٹھایا جائے گا۔ اور اس کے اعمال کا اس سے حساب لیا جائیگا جو اچھے اعمال کرنے والا ہوگا۔ اس سے نیک سلوک کیا جائیگا۔ اور جو اللہ تعالیٰ کے احکام کا توڑنے والا ہوگا اسے سخت سزا دی جائیگی اور کوئی تدبیر نہیں جو انسان کو اس بعث سے بچا سکے خواہ اس کی ہڈیاں تک جلا دی جائیں۔ خواہ اس کے جسم کو ہوا کے پرندے یا جنگل کے درندے کھا جائیں۔ خواہ زمین کے کیڑے اس کے ذرے ذرے کو جدا کر دیں وہ پھر بھی اٹھایا جائے گا۔ اور اپنے پیدا کرنے والے کے سامنے حساب دے گا کیونکہ اس کی قدرت کاملہ اس امر کی محتاج نہیں کہ اس کا پہلا جسم ہی موجود ہو۔ تب ہی وہ اس کو پیدا کر سکتا ہے۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ وہ اس کے باریک سے باریک ذرہ یا لطیف حصہ روح سے بھی پھر اسکو پیدا کر سکتا ہے اور ہوگا بھی اسی طرح۔ جسم خاک ہو جاتے ہیں مگر ان کے باریک ذرات فنا نہیں ہوتے۔ اور نہ وہ روح جو جسم انسانی میں ہوتی ہے۔ خدا کے اذن کے بغیر فنا ہو سکتی ہے"!

(دعوۃ الامیر صؔ)

کیا بعث میں روح کے ساتھ جسم بھی شامل ہوگا۔

یہ ایک اہم سوال ہے۔ جو صدیوں سے زیر بحث رہا ہے۔ بعض حکماء اخروی زندگی کو صرف ایک روحانی کیفیت جانتے ہیں۔ بعض اسکو جسمانی قرار دیتے تھے۔ حسن رضؓ اور قتادہ رضؓ کے نزدیک اخروی زندگی اسی مادی جسم کے ساتھ ہوگی۔ مگر حضرت ابن عباس رضؓ کا مذہب تھا۔ کہ صرف ارواح انسان کو دوبارہ زندگی دی جاتی ہے۔ متقدمین میں سے حضرت امام غزالی رحؒ جسم کی بعثت کے قائل تھے۔ انہوں نے تو حشر اجساد کے منکرین پر کفر کا فتوےٰ بھی دیا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی بھی اجسام کے حشر کے قائل تھے۔ ان کے نزدیک روح حقیقی کے علاوہ ایک اور لطیف شے روح ہوائی (نسمہ) ہے۔ جب اس نسمہ کا بدن انسانی سے انفکاک ہو جاتا ہے تو اسی کا نام موت ہے۔ لیکن اس سے روح قدسی کا نسمہ سے انفکاک نہیں ہوتا۔ اور یہ انفعال مکانی ہی روح اور نسمہ کے لئے نشاۃ ثانیہ ہوتی ہے۔ سر سید احمد بھی جسم کے بعث کے قائل تھے (خطبات احمدیہ)

احمدیت کی روشنی میں ہمارا بھی یہ عقیدہ ہے۔ کہ اخروی زندگی میں روح اور جسم دونوں شریک ہوں گے۔ مگر وہ ایک لطیف جسم ہوگا جو اسی مادی جسم کے کسی لطیف ذرہ (ایٹم) سے بنایا جائے گا۔ اور انسان اپنے ذہن میں اس نئے جسم کو پہلے مادی جسم کا تسلسل ہی سمجھے گا۔ اور یقین رکھے گا کہ میں وہی آدمی ہوں۔ جو دنیا میں رہا کرتا تھا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ بعث میں جسم شامل ہوگا۔ اور وہ جسم اسی مادی جسم کے باریک ذرات سے بنایا جائے گا۔ فرمایا۔ یبلیٰ جسد الانسان کل شئی الا عجب الذنب ومنہ یرکب (ترجمہ) انسانی جسم ہلاک ہو جائے گا۔ سوائے عجب الذنب کے اور اسی سے دوبارہ اس کو بنایا جائے گا۔

جس طرح پہلی پیدائش میں اللہ تعالےٰ والدین کے جسم کے ایک حقیر ذرہ کو جو حجم کے لحاظ سے ایک لطیف روحانی ایٹم بھی ہوتا ہے اپنی صفات خلق علیم اور رب کے ماتحت رحم مادر میں نشوونما دے کر ۸۔۱۰ پونڈ وزنی انسان بنا دیتا ہے۔ اسی طرح مرنے کے بعد ایک لطیف حصہ اس مادی جسم کا بچا لیا جائے گا۔ جس کو برزخ میں نشوونما دے کر پھر روحانی زندگی دی جائے گی۔ اور یہ جسم پہلے جسم کا ہر لحاظ سے کامل ظل قائمقام ہوگا۔ جس طرح دنیا میں انسان کا بچہ اس کا کامل ظل اور قائمقام ہوتا ہے۔

زمین سے بعث ہونے کا ثبوت

یہ ایک دلچسپ مگر اہم سوال ہے کہ بعث کہاں سے ہوگا۔ احادیث نبوی کی روشنی سے اور قرآن کریم کے ارشادات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعث اسی زمین سے ہوگا۔ فرمایا فیھا تحیون وفیھا تموتون ومنھا تخرجون۔ یعنے اے بنی آدم تم اسی زمین میں زندہ رہو گے۔ اور اسی میں مرو گے۔ اور اسی سے تم کو دوبارہ اٹھایا جائے گا۔ (اعراف ع ۲)

پھر فرمایا الم نجعل الارض کفاتا احیاءً وامواتا۔ کیا نہیں بنایا ہم نے زمین کو روکنے والا۔ زندہ ہو یا مردہ ہر شے کو۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شے بھی جاندار ہو یا بے جان کشش زمین سے آزاد نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ زمین ہر مخلوق شے کو اپنی طرف کھینچ رہی ہے جس کو کشش ثقل کہتے ہیں اور اسی پر اشیاء کے وزن کا مدار ہے۔ یہاں تک کہ ریڈیو کی لطیف لہریں بھی ۲۰۰ میل اوپر جاکر پھر زمین پر واپس لائی جاتی ہیں۔ کیونکہ وہ بھی کشش زمین سے آزاد نہیں اور ان کا بھی وزن ہے۔

یہ آیت اس بات کا ثبوت ہے کہ نہ صرف کثیف مادی جسم بالکل لطیف شے یعنے روح بھی کبھی کشش زمین سے آزاد نہ ہوگی۔ نہ انسان کی زندگی میں اور نہ ہی مرنے کے بعد۔ کیونکہ روح انسانی بھی ایک لطیف مادہ ہی ہے۔ اور وہ کبھی زمین سے جدا نہ ہوگی۔ مگر زمین سے میری مراد زمین کے براعظم یا عظیم سمندر نہیں بلکہ اس میں وہ کرۂ ہوا بھی شامل ہے جو کم و بیش ایک ہزار میل تک وسیع ہے۔ اور زمین کا حصہ بھی ہے کیونکہ یہ کرۂ ہوائی زمین کے ساتھ گردش کرتا ہے۔ اور کشش ثقل کی وجہ سے زمین سے جدا نہیں ہو سکتا۔ یہ کرۂ ہوا آہستہ آہستہ لطیف ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ۵۔۷ سو میل تک گیسوں کے لطیف ایٹم ہی رہ جاتے ہیں۔ اور ہزار میل پر تو ان کے روحانی اجزا ہی ہوں گے۔ جن کی لطافت روح کی لطافت کے برابر ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے۔ کہ قیامت کے روز اس وقت کی زمین کروڑہا گنا وسیع کر دی جائے گی۔ تا اس میں آدم اول کے وقت سے لے کر قیامت تک کی ارواح اور ان کے لطیف اجسام حشر اجساد کے وقت سما سکیں۔ اس میں یہ لطیف اشارہ بھی پایا جاتا ہے۔ کہ شاید قیامت کے روز زمین اپنی کثیف مادی صورت چھوڑ کر اپنی ابتدائی حالت میں واپس چلی جائے۔ اس کا حجم موجودہ حجم سے کئی کروڑ گنا زیادہ ہو جائے۔ اور یہ نئی لطیف زمین ہی جزا سزا کا مقام بن جائے۔ واللہ اعلم

اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک تصریح ملاحظہ ہو حضور ایک خط میں لکھواتے ہیں۔

"مرنے کے بعد انسانی ارواح کا زمین سے تعلق قائم رہتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو حدیثوں میں کیوں آتا کہ جب کوئی میت کی قبر پر دعا کرنے کے لئے جاتا ہے۔ تو اس کے پاؤں کی آہٹ بھی وہ سنتا ہے۔ اس کا آنے والے انسان کے قدموں کی آواز تک سن لینا بتاتا ہے کہ موت کے بعد روح کا اس زمین سے تعلق قائم رہتا ہے۔

اس میں شبہ نہیں کہ ہم یہ انداز نہیں لگا سکتے۔ کہ روح کتنی جگہ میں سما سکتی ہے۔ لیکن خواہ وہ ایک انچ کے ہزارویں حصہ میں آجائے۔ یا دس ہزارویں حصہ میں۔ حدیثوں سے یہی پتہ لگتا ہے کہ لوگ اس زمین سے اٹھیں گے۔ اس غرض کے لئے حشر اجساد کے الفاظ جو استعمال کئے جاتے ہیں۔ وہ درحقیقت ایک محاورہ ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ وہ حشر اسی مادی جسم کے ساتھ ہوگا۔ وہ اسی جسم کے ساتھ ہوگا۔ جو ہر انسان کو اپنے اعمال کے مطابق ملے گا۔ لیکن اس کا اس زمین سے بھی تعلق ہے .....

مگر زمین سے مراد کبھی محض یہ زمین نہیں۔ بلکہ اس کی کوئی شکل ہے۔

کیونکہ کلام الٰہی اور احادیث سے ثابت ہے۔ کہ قیامت کو یہ نظام شمسی تباہ ہو جائے گا۔"

مُردے دعا کرنے والوں کی آواز کو سنتے ہیں۔ مگر جواب نہیں دے سکتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قبر میں میت کے دماغ کے آواز کو سننے والے ذرات زندہ ہوتے ہیں۔

اور کم سے کم ۴۰ دن تک اس کے ذرات میں زندگی ہوتی ہے۔ یہ تو تجربہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ میت کے نرم اعضاء میں سے قلب اور عورت کا رحم سب سے آخر میں سڑ کر خاک ہوتے ہیں۔ اسی واسطے حکم ہے۔ کہ کم سے کم چالیس دن تک میت کی قبر پر جا کر دعا کی جائے۔ جو اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ میت کی روح کا قبر سے تعلق رہتا ہے۔

یہ بتایا جا چکا ہے۔ کہ بعث کے لئے صرف ایک لطیف ذرہ کی ضرورت ہے۔ جس طرح پہلی خلق میں ایک حقیر پانی کے کروڑویں حصہ سے انسان کو بنایا گیا تھا۔ اسی طرح بعث ہو گا۔ (ما خلقکم ولا بعثکم الا کنفس واحدۃ)

ایٹامک تحقیق کی روشنی میں انسان کی حقیقت

اگر یہ سوال ہو۔ کہ اتنے بڑے جسیم اور وزنی جسم میں سے ایک ذرہ کیسے الگ ہو سکتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ پہلے بھی تو ایک دفعہ ایسا ہی ذرہ والدین کے جسم سے جدا ہوا تھا۔ پھر مادے کی نئی ایٹامک تھیوری نے تو اس بات کو بہت آسان کر دیا ہے۔ اس تحقیق نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ ہر ذرّے کے اندر بہت سا خلا (Space) ہے۔ اس کو اگر نکال دیا جائے تو مادے کا لاکھواں حصہ ہی باقی رہ جاتا ہے۔ چنانچہ ایٹم جو ریت کے ذرے کے لاکھویں حصہ سے بھی چھوٹا ہوتا ہے۔ اس میں بھی اتنا خلا ہوتا ہے۔ کہ اس کے باریک ذرات Electron الیکٹرون اس کے اندر اس طرح چکر کاٹ سکتے ہیں۔ جس طرح ایک مکھی بڑے ہال میں اڑتی ہے۔ ایک ۱½ من وزنی انسان کے ذرات سے اگر خلا (Space) کو نکال دیا جائے۔ تو اس کا جسم ایک ریت کا ذرہ رہ جاتا ہے۔ اور زمین جس کا قطر ۱۶۰۰۰ میل ہے۔ اس میں سے بھی اگر خلا (ہول) نکال دیا جائے۔ تو اس کا قطر صرف نصف میل رہ جاتا ہے۔ اسی طرح معلوم ہوا ہے۔ کہ دنیا میں جو ۲½ ارب آبادی ہے اس کے ان ذرہ ہائے حیات اور زندگی کے رنگدار دھاگے (GENE) یعنی (CHROMOSOMES) جن سے بنی آدم کی ابتدا ہوئی تھی۔ اگر ان کو اکٹھا لیا جائے۔ تو وہ خیاط کی پہننے والی انگوٹھی میں سما سکتے ہیں۔ اب بتائیں ان چٹکی بھر

ذرات کو قیامت کے روز محفوظ کر لینا خالق کے لئے کیا مشکل ہے۔ فتدبّروا۔

بعث بعد الموت کا ثبوت

شہادت کی دو اقسام ہیں۔ ایک واقعاتی اور دوسرے دیگر شواہد اور قرائن۔ بعث کے متعلق واقعاتی شہادت موجود تو ہے۔ مگر اس کا مشاہدہ ہر کس و ناکس کا کام نہیں۔ صرف اولیاء اللہ کو کشف قبور کے ذریعہ اس کا علم دیا جاتا ہے۔ ہاں دیگر شواہد اور قرائن ہیں۔ جن سے حیات بعد الموت کا قیاس ہو سکتا ہے۔

فطرت انسانی میں عالمگیر احساس

دنیا کی تمام قوموں میں یہ احساس پایا جاتا ہے۔ کہ مرنے کے بعد کوئی زندگی ہے۔ چنانچہ ادنیٰ ترین حبشی قوموں میں بھی یہ عقیدہ ہے۔ آسٹریلیا کے بعض حبشی قبائل میں ذات باری کا عقیدہ نہیں ہے۔ مگر بعث کا عقیدہ ہے۔ چنانچہ پرانے زمانہ میں میت کی قبر میں کھانا لباس وغیرہ رکھنے کا رواج اس امر پر شاہد ہے۔ علم آثار قدیمہ کے ماہرین کی شہادت بھی اس پر گواہ ہے۔ لوگ تو میت کے ساتھ اس کی بیوی کو بھی زندہ درگور کر دیتے تھے۔ کہ شاید اس کی ضرورت بھی میت کو پڑے۔

انسانی لاش کا احترام

تمام مخلوق میں سے انسان کے اندر ہی یہ احساس فطری طور پر پایا جاتا ہے کہ میت کو عزت اور احترام کے ساتھ رخصت کیا جائے۔ خواہ وہ طریق دفن کرنا ہو۔ یا جلانا۔ بجلی سے راکھ کرنا ہو یا چیلوں کو کھلانا یا دریا میں ڈالنا۔ مگر ان سب میں یہ جذبہ ضرور کارفرما ہے۔ کہ میت کو عزت اور احترام کے ساتھ ٹھکانے لگایا جائے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ انسانی فطرت میں یہ مادہ رکھا گیا ہے۔ کہ مرنے کے بعد کوئی زندگی ہے۔ جس کے کوچہ میں داخل کرتے وقت اس کو عزّت کے ساتھ رخصت کیا جائے۔ قرآن کریم اس خلوص احساس کے متعلق فرماتا ہے۔ ثم اماتہٗ فاقبرہٗ۔ ثم اذا شاء انشرہٗ۔ ظاہر ہے کہ مادی قبر میں تو اللہ تعالیٰ کسی کو داخل نہیں کرتا۔ انسان ہی کرتے ہیں۔ پس اقبرہٗ سے مراد عزت اور احترام سے سپرد خاک کرنے کا طبعی احساس بھی ہے۔ جو ہر انسان میں خالق فطرت نے رکھ دیا ہے۔

خلق اول سے بعث کا استدلال

قرآن کریم نے کثرت سے بعث کے ثبوت میں اس حقیقت کو واضح فرمایا ہے۔ کہ جو ہستی خلق اول کر سکتی ہے۔ اس کے لئے دوبارہ (بعث) پیدا کرنا مشکل نہیں ہے۔ فرمایا:۔ کما بدانا اول خلق نعیدہٗ

(۲) ما خلقکم ولا بعثکم الا کنفس واحدۃ۔ (لقمان)

(۳) ولقد علمتم النشاۃ الاولیٰ فلولا تذکّرون۔

یعنی جس طرح ہم نے خلق کی ابتداء کی ہے۔ اسی طرح اس کا اعادہ کریں گے جب تم ایک دفعہ پہلی خلق کو پہچان چکے ہو۔ تو پھر تم کیوں نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ خلق اول بہر حال بعث سے مشکل تھا۔ (یہ الفاظ صرف سمجھانے کے لئے ہیں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہر شئے آسان ہے) کیونکہ اس وقت مادہ موجود نہ تھا۔ نیست سے ہست کیا گیا۔ پھر نمونہ موجود نہ تھا۔ اور خلق کا تجربہ بھی نہ تھا۔ اور بعث کے وقت جب یہ تینوں باتیں موجود ہو گئیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے لئے دوبارہ زندہ کرنا کیا مشکل ہے۔

ایک اور مقام پر کفار کے بعث پر اعتراض اور استعجاب کا جواب بھی اسی طور پر دیا ہے۔ کہ پہلے جس نے پیدا کیا تھا۔ وہی بعث کرے گا۔ فرمایا:۔ وقالوا ءاذا کنّا عظامًا ورفاتًا ءانا لمبعوثون خلقا جدیدًا۔ قل کونوا حجارۃ او حدیدًا۔ ...... قل الذی فطرکم اول مرۃ (بنی اسرائیل ع ۵) یعنی ان کو یہ شک ہے۔ کہ کیا جب ہم ہڈیاں اور مٹی ہو جائیں گے۔ تو کیا ہم واقعی دوبارہ جی اٹھیں گے۔ فرمایا۔ تم ہڈی اور مٹی کیا اگر مرنے کے بعد تم پتھر یا لوہا بھی بن جاؤ گے۔ تو بھی خالق اول تم کو دوبارہ زندہ کر دے گا۔ اس میں ایک لطیف اشارہ پایا جاتا ہے۔ کہ ممکن ہے۔ کہ انسانی لاش کی ہڈیاں ہزاروں سال کے بعد پتھر یا لوہا بن جاتی ہوں۔ اور یہ شاعرانہ مبالغہ نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت ہے۔ اور عقل سے بعید نہیں۔ کہ زمین میں دفن شدہ درخت لاکھوں سال کے بعد کوئلہ بن جاتے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ گذشتہ سال ریڈیو پاکستان نے اطلاع دی تھی۔ کہ چین میں ایک لڑکی کی لاش ملی ہے۔ جو اب تئیس ہزار سال پرانا پنجر ہے۔ اور اس کا سر کا حصہ پتھر بن چکا تھا۔ بلیٰ وھو علیٰ کل شیء قدیر۔

صفت علیم سے بعث کا استدلال

پھر سورہ یاسین میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ قال من یحیی العظام وھی رمیم۔ قل یحییھا الذی انشاھا اول مرۃ وھو بکل خلق علیم۔ یہاں پر بھی خلق اول کو بعث کے ثبوت میں پیش کیا ہے۔ اور اس کی ایک دلیل بھی دی ہے۔ کہ وہ علیم ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو ہستی

کسی شے کا کامل علم رکھتی ہو۔ وہ اس کے بنانے پر بھی ضرور قادر ہو گی۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جوں جوں ماہرین فن کسی شے کے متعلق کامل علم حاصل کر رہے ہیں۔ وہ ان کو مصنوعی بھی بنا رہے ہیں۔ مثلاً Synthetic نیل۔ ربڑ پٹرول۔ سلک وغیرہ بن چکے ہیں۔

اس کے بعد بعث کی ایک لطیف مثال دی ہے۔ فرمایا۔ الذی جعل لکم من الشجر الاخضر نارًا فاذا انتم منہ توقدون۔ یعنی وہ ذات تم کو دوبارہ زندہ کرے گی۔ جس نے تمہارے فائدہ کے لئے سبز درخت سے آگ پیدا کی ہے۔ جسے تم "تاپتے ہو۔ سبز درخت میں آگ کہاں سے آتی ہے۔ یعنی درخت کی سوکھی ٹہنیوں اور پتوں وغیرہ کو جلانے سے جو روشنی اور حرارت پیدا ہوتی ہے۔ وہ اصل میں سورج کی ہی روشنی اور گرمی ہوتی ہے۔ جس کو درخت کے سبز پتے جذب کرتے رہتے ہیں۔ اسی واسطے بعض حکماء سبز پتی کو Bottled sun shine (بند بوتل میں دھوپ) کہتے ہیں۔ پس جلانے کے بعد لکڑی کے دو حصے ہو جاتے ہیں۔ ایک حصہ جو آسمان (سورج) سے آیا تھا۔ یعنی حرارت اور روشنی۔ وہ تو فضا میں واپس لوٹ جاتا ہے۔ زمینی حصہ (راکھ خاک وغیرہ) زمین میں دفن ہو جاتا ہے۔ یا ہوا میں اڑ کر پھر بارش کے ساتھ مل کر زمین میں واپس آ جاتا ہے۔ اسی طرح مرنے کے بعد انسان کا وہ حصہ جو خالص امر اللہ ہے۔ اور نور ہے وہ اپنے خدا کی طرف لوٹ جائیگا۔ اور خاکی حصہ جو ہوا۔ پانی اور خوراک سے بنا تھا۔ خاک (قبر) میں مل جائیگا۔ جس سے اس کی نشو و نما ہوئی تھی۔ بلکہ ابتداء بھی۔ (باقی)

تحریک جدید کی اہمیت

"یہ تحریک اتنی اہم تھی کہ اگر ایک مرتے ہوئے باایمان انسان کے کانوں میں پہنچ جاتی۔ تو اس کی رگوں میں بھی خون دوڑنے لگتا۔ اور وہ سمجھتا کہ میرے خدا نے میرے مرنے سے پہلے ایک ایسی تحریک کا آغاز کرا کے اور مجھے اس میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرما کر میرے لئے اپنی جنت کو واجب کر دیا۔"

(حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

عہدِ خلافتِ ثانیہ میں اسلام کی عظیم الشّان قلمی خدمات

از مکرم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل سابق مبلغ بلادِ عربیہ

روزنامہ "نوائے پاکستان" لاہور کی ۱۰ر نومبر کی اشاعت میں کسی حقیقت ناشناس کا جسے "مرزا محمود کے ایک سابق مخلص مرید" کا لقب دیا گیا ہے۔ مقالہ شائع ہوا ہے۔ جس میں مقالہ نگار نے یہ لکھا ہے کہ "مرزا محمود کے دورِ خلافت" میں "صدر انجمن احمدیہ جس کی بنیاد مرزا غلام احمدؐ قادیانی نے اشاعت اسلام کی غرض سے رکھی تھی۔ کوئی قابل قدر "قلمی خدمت" اسلام کے بارے میں نہیں کی گئی" اور اس اعتراض کی تفصیل میں یہ لکھا گیا ہے۔ کہ اگر صدر انجمن احمدیہ نے آج تک کوئی مستند قرآن مجید ناظرہ یا قرآن مجید با ترجمہ مستند شائع کیا ہو۔ یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانح عمری یا مستند تاریخ اسلام شائع کی ہو۔ تو وہ پیش کی جائے! ہاں عوام کو تسلی دینے کے لئے ٹریکٹ وغیرہ شائع کر دیئے جاتے ہیں۔ اور اشاعت اسلام کی بجائے "شخصیت پرستی" سکھلائی جاتی ہے۔ وغیرہا من الھفوات

اس مقالہ کو پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ مقالہ نگار صاحب ہمارے امام ہمام اطال اللہ بقاءہ فینا کے سابق مخلص مرید تو کیا ہوں گے۔ انہوں نے غالباً احمدیت کی کوئی ابتدائی کتاب بھی نہیں پڑھی۔ کیونکہ ایک "مخلص مرید" ان باتوں سے بے خبر نہیں رہ سکتا جنہیں ہر مخلص احمدی جانتا ہے!

ہاں یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صدر انجمن احمدیہ کی بنیاد رکھی تھی۔ اور فرمایا تھا کہ یہ انجمن مومنوں اور مخلصوں کی طرف سے وصول ہونے والے اموال کو حسب ہدایت سلسلہ (احمدیہ) کے "اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن" میں خرچ کرے گی۔ نیز فرمایا کہ "یہ مالی آمدنی ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہیگی اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ (احمدیہ) کے واعظوں کے لئے حسب ہدایت مذکورہ (یعنی حسب ہدایت سلسلہ احمدیہ۔ ناقل) خرچ کریں گے" (رسالہ الوصیت صفحہ ۱۷ طبع اول)۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے ایسا ہی ہو رہا ہے۔

قرآن مجید کے علوم کی اشاعت ساری دنیا میں ہو رہی ہے۔ ہر قسم کے غیر مسلموں عیسائیوں۔ یہودیوں۔ مجوسیوں اور مشرکوں کو مسلمان بنایا جا رہا ہے۔ اور ہماری جماعت کے **واعظ** دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور صرف ہم ہی یہ نہیں کہتے بلکہ ہر ملک کے اہل علم اور اخبارات و رسائل یہ گواہی دے رہے ہیں کہ سلسلہ احمدیہ کے **واعظ** (جسے ہم اپنی اصطلاح میں مُبلّغ یا عربی میں **المبشر الاسلامی الاحمدی** اور انگریزی میں احمدیہ مسلم مشنری کہتے ہیں) دنیا کے ہر خطہ میں اسلام کی منادی کر رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کے دلوں سے توہم پرستی اور عقائد فاسدہ نکال رہے ہیں۔ اور مشرکوں کو کلمہ توحید

لاالٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

پڑھانے کے لئے ہمہ تن کوشاں ہیں (ملاحظہ ہو امریکہ کا رسالہ لائف اور ریڈرز ڈائجسٹ)

پس جہاں تک "عہد خلافت محمود" میں صدر انجمن احمدیہ کے کام کا تعلق ہے۔ صدر انجمن احمدیہ نے قیادت حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز میں حسب ہدایت سلسلہ احمدیہ وہ کام کر کے دکھلایا ہے جو بقول مصر کے ہفتہ وار اخبار الفتح کروڑوں کروڑ مسلمان آج تک کر کے دکھلا نہیں سکے۔

رہا مقالہ نگار کا یہ کہنا۔ کہ صدر انجمن احمدیہ نے ہمیں "شخصیت پرستی" سکھلائی ہے۔ تو یہ درست نہیں۔ ہماری صدر انجمن احمدیہ کبھی ایسی بات کی تلقین نہیں کر سکتی جس کا اسلام میں وجود یا حکم نہ ہو۔ اسلام ہی وہ مذہب ہے جو **اطاعت امیر** کا حکم دیتا ہے۔ اور اس کی عملی تصویر روزانہ ہمارے سامنے پانچ مرتبہ پیش کرتا ہے جب اسلام ہمیں یہ حکم دیتا ہے کہ ایک امام کے پیچھے نماز پڑھو۔ اس کے اللہ اکبر کہنے پر اللہ اکبر کہو۔ اس کے کھڑے ہونے پر کھڑے ہو۔ اس کے رکوع کرنے پر رکوع کرو۔ اس کے سجدہ کرنے پر سجدہ کرو۔ اس کے بیٹھ جانے پر تم بھی بیٹھ جاؤ اور اسکے سلام پھیرنے پر سلام پھیر دو۔ اور اگر وہ خدانخواستہ بوجہ بشریت کسی وقت بھول جائے۔ اور تم یقین رکھتے ہو کہ وہ بھول گیا ہے تو تم سبحان اللہ کہہ کر اس کی توجہ اپنے مافی الضمیر کی طرف مبذول کرانے کی کوشش کر سکتے ہو۔ مگر اس کی مخالفت نہیں کر سکتے۔ ورنہ تمہاری عبادت باطل ہو جائے گی۔ اور تم فاسق کہلاؤ گے۔

اور اسلام ہی ہمیں یہ سکھلاتا ہے۔ کہ جب اللہ تعالےٰ تم میں سے کسی کو خلیفہ بنا دے تو اس کی اطاعت تم پر فرض ہو جاتی ہے۔ اور اگر تم اپنے اس عہد اطاعت کو توڑو گے۔ تو تم فاسق کا خطاب پاؤ گے۔!!

پس جب صدر انجمن احمدیہ نے ۱۹۰۸ء میں برضا و رغبت خود اپنے لئے ایک امام اور خلیفہ منتخب کر لیا۔ تو اس کی اطاعت اس پر فرض ہو گئی۔ اور صدر انجمن احمدیہ نے من حیث المجموع اس کی بیعت کی اور اس کی اطاعت کی۔ پھر جب مارچ ۱۹۱۴ء میں پہلے خلیفہؓ کا مشیت الٰہی کے مطابق وصال ہو گیا۔ تو صدر انجمن احمدیہ نے کثرت رائے سے اپنے لئے دوسرا امام اور خلیفہ **حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد** اطال اللہ بقاءہ فینا منتخب کر لیا اور اس کی بیعت کر لی۔ اور یہ عہد کر لیا کہ صدر انجمن احمدیہ کے لئے خلیفہ ثانی کی اطاعت اسی طرح واجب ہے۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اطاعت واجب تھی۔ (دیکھو ریزولیوشن صدر انجمن احمدیہ اپریل ۱۹۱۴ء) اور آج تک بفضلہ تعالےٰ صدر انجمن احمدیہ اپنے اس عہد پر قائم ہے۔ اور جب تک دنیا میں رسالہ "الوصیت" باقی رہے گا۔ اور قرآن شریف کی آیت "یاایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم" منسوخ نہ ہو گی۔ صدر انجمن احمدیہ بھی خلیفۃ المسیح کی مطیع رہے گی۔ اور اپنے مفوضہ کام حسب ہدایت سلسلہ احمدیہ جس کا امام خلیفہ وقت ہے۔ بجا لاتی رہے گی۔ اور ہم پر "شخصیت پرستی" کا الزام لگانے والا مجبوٹا قرار پاتا رہے گا۔

اگر "شخصیت پرستی" یا بلفظ دیگر حفظ مراتب و "قدر شناسی" ہر رنگ میں باطل ہے۔ تو ہمیں امید نہیں کہ مقالہ نگار صاحب یا ان کے ہم خیال اصحاب کا ایمان سالم رہے۔ کیونکہ والدین کی اطاعت بھی تو شخصیت پرستی ہے۔ مدرسہ میں استاد کی اطاعت بھی شخصیت پرستی ہے۔ بادشاہ وقت کی اطاعت بھی تو شخصیت پرستی ہے۔ اور سچے دل سے لاالٰہ الا اللّٰہ کے ساتھ محمد رسول اللّٰہ کہنا بھی اس کے نزدیک شخصیت پرستی کہلائے گا۔ اور اس شخصیت پرستی کا انکار کر کے آخر وہ کس جگہ ٹھہر سکتا ہے؟ باقی رہا صدر انجمن احمدیہ سے مستند قرآن مجید ناظرہ شائع کرنے کا مطالبہ سو قرآن مجید ناظرہ تو ہر جگہ اور ہر اسلامی ملک سے مل سکتا ہے۔

ہاں قرآن مجید کی بعض آیات کی تفسیر کم علمی کی وجہ سے غلط کی جاتی ہے۔ ان کی صحیح تفسیر دنیا کے سامنے پیش کرنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرض تھا۔ اور اس کی اشاعت کرنا صدر انجمن احمدیہ کا فرض ہے اور وہ صدر انجمن احمدیہ دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ اور جب تک وہ صحیح تفسیر دنیا میں رائج نہ ہو جائے۔ صدر انجمن احمدیہ کا فرض ہو گا کہ وہ اسے دہراتی چلی جائے اور جن زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ ابھی تک شائع نہیں ہوا یا شائع تو ہوا ہے مگر وہ پورے طور پر صحیح نہیں۔ اسکو صحیح کر کے شائع کرے۔ اور لوگوں کو ان حقائق اور معارف سے اطلاع دے۔ جو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ظاہر ہوئے ہیں۔ اور اسی غرض کے لئے جماعت احمدیہ کی طرف سے انگریزی۔ جرمنی۔ ڈچ اور سواحیلی زبانوں میں قرآن مجید کے ترجمے شائع ہو کر ساری دنیا میں پھیلا دئے گئے ہیں۔ اور دنیا کے بادشاہوں۔ وزیروں۔ نوابوں اور رئیسوں کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کئے گئے ہیں۔ اور یہ عہد خلافت ثانیہ کا ایک ایسا

عظیم الشان کارنامہ

ہے۔ جس کا کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا!

برصغیر ہند و پاکستان کے لئے تفسیر القرآن (تا سورہ اعراف) از حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب۔ ترجمۃ القرآن از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اور تفسیر القرآن انگریزی (پہلے پندرہ پارے) قرآن شریف کا ہندی اور گورمکھی ترجمہ از سردار محمد یوسف صاحب مرحوم شائع ہو چکے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ تفسیر کبیر رقم فرمودہ حضرت **خلیفۃ المسیح ثانی** ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز میں حقائق و معارف کے وہ دریا بہا دئے گئے ہیں۔ جن کی نظیر پہلی کسی اردو، عربی یا انگریزی تفسیر میں مل نہیں سکتی۔

اردو زبان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانح عمری کا بیشتر حصہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ العالی نے رقم فرمایا ہے جو اپنی نظیر آپ ہے انگریزی میں لائف آف محمد (Life Of Mohammad) از صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی مرحوم بے نظیر کتاب ہے۔ اور احمدیہ مشن امریکہ کی طرف سے شائع ہو چکی ہے۔

دیباچہ تفسیر القرآن (اردو و انگریزی) از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز قرآنی علوم کا مخزن آئینہ اور

(باقی صفحہ پر)

تحریک جدید کے جہاد کبیر میں

جماعت احمدیہ کی وصولی اور وعدوں میں شاندار اضافے

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی دی ہوئی توفیق سے جماعت احمدیہ دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے جہاں اللہ تعالیٰ ایک شخص کے جماعت سے نکل جانے پر مختلف جگہوں پر قوم لا رہا ہے وہاں جماعت کے افراد اپنی ذمہ واریوں کو بھی نہایت شاندار اور احسن طریق سے ادا کر رہے ہیں چنانچہ تحریک جدید کی قربانیوں میں گذشتہ سال یعنی سال ۲۱ اور ۲۲ میں ۳۱ دسمبر ۱۹۵۶ء تک مبلغ ۲۴۲۱۰۲/- وصول ہوا تھا۔ لیکن اس کے بالمقابل سال ۲۲ میں مبلغ ۳۰۶۳۹۹/- وصول ہوئے۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مبلغ ۶۴۲۹۷/- روپے گذشتہ سال کی نسبت اضافہ ہے۔ اس سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ دشمن کے پراپیگنڈا کو نامراد و ناکام بنا رہا ہے۔ حقیقت حال یہی ہے کہ تحریک جدید کا جہاد کبیر روز ازل سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ وابستہ کیا ہوا ہے۔ پس دشمن اس میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ تحریک جدید کے وعدے ۳۱ دسمبر تک جو آ چکے ہیں ان میں گذشتہ سال کے مقابل پر ۴۶۰۰۰/- روپے کا اضافہ ہے۔

دفتر دوم کے ایک دوست محمد سلیمان مشرقی پاکستان ڈھاکہ نے حضور کا خطبہ پڑھ کر کہ دشمن خلیفہ وقت سے بعض احباب پر بغاوت کا الزام لگا رہا ہے۔ تو اس نے اپنے اڑھائی سو کے وعدے کو بڑھا کر ایک ہزار کر دیا۔

اسی طرح ایک اور دوست نے جو اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے گذشتہ سال دو ہزار کا وعدہ کر کے اڑھائی ہزار ادا کیا تھا اور اس سال انہوں نے ۲۶۵۰/- روپے کا وعدہ کیا۔ اور اسی وقت ۲۶۰۰/- ادا کر دیا۔ آپ نے جب حضور کا خطبہ پڑھا تو اپنے وعدہ میں ایک ہزار روپے کا اضافہ کیا اور وہ ایک ہزار پچاس بھی اسی وقت ادا کر دیا۔ ان کی طرف سے یہ بھی اطلاع ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ابھی میں اس میں اور بھی اضافہ کروں گا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا تو گذشتہ سال کی دو ہزار کی رقم سے اس سال تین گنا ہو جائے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

ایسے مخلص اور بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے والے بہت سے احباب ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی تعریف کی ہے۔

وعدوں میں ابھی بعض شہری اور زمیندار جماعتوں نے جلسے پر کہا ہے کہ بعض ملازم احباب ابھی ڈیوٹیوں پر باہر گئے ہوئے ہیں۔ بعض آ چکے ہیں جن کو کارکنان مل نہیں سکے۔ بعض آنے والے ہیں اور کچھ احباب ایسے بھی ہیں جو سستی کی وجہ سے وعدہ نہیں کر سکے ان سب کے وعدے انشاء اللہ تعالیٰ شہری اور زمیندار جماعتوں کے جنوری کے آخر تک بھیج کر فہرست مکمل کر دی جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ گویا وعدوں کے اس اضافے میں جنوری کے آخر تک اور اضافہ ہو جائے گا اور بفضل خدا تحریک جدید کی ضرورت پوری ہو جائے گی اور دشمن خائب و خاسر ہو جائے گا۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

دعائے مغفرت

چوہدری محمد عبد اللہ صاحب مرحوم ولد چوہدری الٰہی بخش صاحب مرحوم سابق بھوبیوال ضلع امرتسر حال کنری سندھ جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء پر ربوہ آئے ۲۹/۱۲/۵۶ کو صبح بیمار ہو گئے ۲/۱/۵۶ کو رات دس بجے نمونیا ہو گیا۔ چار جنوری کی صبح کو ۲½ بجے اپنے حقیقی مولا سے جا ملے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوی۔ دو بچیاں اور ایک بچہ یادگار چھوڑا ہے۔ نیک مخلص۔ دیندار اور نمونہ کے احمدی تھے۔ نوجوانی کی عمر میں فوت ہوئے ہیں۔ صرف ایک بھائی ان کا چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ میں ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور احمدیت پر استقامت بخشے۔

فیروز الدین امرتسری انسپکٹر تحریک جدید ربوہ

درخواست دعا:۔ میرے ماموں بابو انشاء اللہ خانصاحب نے اپنے محکمہ کا امتحان دے رکھا ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

محمد یونس کوہ نور ملز راولپنڈی

اُذْکُرُوْا مَوْتَاکُمْ بِالْخَیْر

ڈاکٹر فتح الدین صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ڈاکٹر فتح الدین صاحب مرحوم کو غالباً خلافت اولیٰ میں یا ابتدائے خلافت ثانیہ میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق حاصل ہوئی ملازمت کے سلسلے میں اکثر حصہ آپ کو اپنی عمر کا سابق صوبہ سرحد میں گذارنا پڑا۔ آپ جہاں کہیں بھی رہے اپنے عملی نمونہ سے احمدیت کی تبلیغ کرتے رہے جس کی وجہ سے جب آپ زبانی تبلیغ کرتے تو آپ کے قرب و جوار میں رہنے والوں پر اس کا خاص اثر ہوتا۔

مجھے پشاور میں ۲½ سال قیام کے دوران میں اکثر ڈاکٹر صاحب سے ملنے کا موقعہ ملتا تھا۔ یہ خوبی میں نے آپ میں خاص طور پر محسوس کی کہ آپ احمدیت کے سچے عاشق تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ آپ کو بے پناہ عشق تھا۔ اسی طرح آپ کو جملہ افراد اہل بیت حضرت مسیح موعودؑ اور دوسرے خدام سلسلہ سے خاص انس تھا۔ چنانچہ کئی مواقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے بعض افراد جب پشاور تشریف لے جاتے تو وہ آپ کے ہاں ہی فروکش ہوتے اور مجھے آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب بھی مرکز سے کوئی بزرگ یا کارکن تشریف لایا کریں تو آپ کو اجازت ہے جس وقت وہ چاہیں ان کی خدمت میں میری طرف سے کھانے کا عرض کر دیں اور رہائش کے لئے بھی اگر ضرورت ہو تو میرا مکان حاضر ہے۔ اور یہ بات بارہا میرے تجربہ میں آئی کہ آپ اس عہد کو بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے تھے

چنانچہ ایک موقعہ پر سلسلہ کے ایک کارکن پشاور تشریف لے گئے تو ڈاکٹر صاحب مرحوم کی طرف سے انہیں دوپہر کے کھانے کی دعوت دے دی۔ کثرت کار کی وجہ سے میں ان کو پہلے اطلاع نہ دے سکا اور جس دوپہر کو کھانے کی دعوت دی تھی اس دن دس بجے کے قریب میں آپ کے پاس گیا جس وقت آپ اپنے ہسپتال میں مریضوں کو دیکھنے میں مصروف تھے۔ میں نے معذرت کے ساتھ عرض کیا کہ ایسا واقعہ ہوا ہے۔ آپ نے نہایت خندہ پیشانی سے اس دعوت کا انتظام شروع کر دیا اور دوپہر کو ایک پُرتکلف کھانا تیار کر دیا۔ باوجود اس کے کہ تھوڑا وقت تھا بار بار فرماتے آپ اس بات کی بالکل پرواہ نہ کریں اور آپ نے بہت اچھا کیا ہے اور میں آپ کا بہت ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے خدمت کا موقعہ دیا۔ غرضیکہ اس قسم کے محبت بھرے فقرات آپ بار بار دہراتے تھے۔

اسی طرح جب بھی ربوہ جلسہ سالانہ پر جانے کی تیاری ہوتی آپ خاص طور پر تحائف خریدتے اور ربوہ میں جا کر ان کو تقسیم کرتے۔

اسی طرح جب حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی وفات کی خبر تار کے ذریعے ہم کو پشاور ملی۔ تو میں نے ڈاکٹر صاحب سے جب اس حادثہ کا ذکر کیا تو میرے ذکر کرنے سے قبل آپ کو اطلاع ہو چکی تھی۔ میں نے محسوس کیا کہ آپ کے جسم پر کپکپی طاری ہے اور شدت غم سے آپ بولنا چاہتے پھر بھی بول نہیں سکتے تھے۔

غرضیکہ مرحوم نہایت ہی متوکل مہمان نواز۔ عابد و زاہد اور پرہیزگار انسان تھے۔ سلسلہ کی طرف سے جو بھی تحریک ہوتی تھی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ باوجود اس کے کہ آخری عمر میں بوجہ بڑھاپے کے آپ کی پریکٹس ویسی نہیں تھی جیسی کہ ابتداء میں تھی۔ لیکن پھر بھی آپ اپنے چندوں میں کمی کو برداشت نہیں کرتے تھے۔

اپنے پیشہ کے اعتبار سے بچوں کے علاج میں آپ کو خاص مہارت حاصل تھی اور دور دور سے لوگ لاعلاج بچوں کو آپ کے پاس لاتے تھے اور چند دنوں میں وہ بچے آپ کی توجہ اور دعا سے صحت یاب ہو جاتے تھے۔ اور سلسلہ کے کارکنوں اور دوسرے غریب احمدیوں کا مفت علاج کیا کرتے تھے اور مجھ سے کئی دفعہ آپ نے فرمایا کہ مولوی صاحب انہی لوگوں کی وجہ سے تو ہم کو روزی ملتی ہے۔ اگر ان سے پیسے لینے شروع کر دیں تو اپنی روزی کو بند کر لیں۔

غرضیکہ مرحوم کئی خوبیوں کے مالک تھے اور احمدیت کے سچے فدائی تھے۔ آپ کا بہت بڑا خاندان ہے جس کے افراد ایک سو سے تجاوز کر تے ہیں۔ ان میں سے اکثر آپ کے ذریعہ سے احمدی ہوئے اور ان میں سے بہتوں کی آپ نے پرورش فرمائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور ان کو بھی ان کے رنگ میں رنگین فرمائے آمین

مرحوم ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ صاحبہ بھی آپ کے رنگ میں رنگین ہیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کو لمبی عمر عطا فرمائے تاکہ آپ کے بعد وہ آپ کے خاندان کو سنبھال سکیں اور ان کو احمدیت کے رنگ میں حقیقی طور پر رنگین کر سکیں۔ آمین۔

مرزا محمد لطیف

یاد رفتگاں

(از مکرم پیر ضیاء اللہ صاحب واقف زندگی مقیم مشرقی افریقہ)

لجنات اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کی مختصر روئداد اخبار الفضل میں نظر سے گذری تو میری بھاوجہ نعیمہ بیگم مرحومہ اہلیہ پیر حمید اللہ صاحب ریلوے برج انسپکٹر کی یاد تازہ ہوگئی۔

مرحومہ لجنہ اماء اللہ کی سرگرم ممبر تھیں جہاں بھی جاتیں لجنہ قائم کرنے کی کوشش کرتی عورتوں کی باقاعدہ تنظیم کا ہمیشہ خیال رہتا۔

خلافت سے عقیدت

حضرت مصلح الموعود سے محبت اور عقیدت قابل رشک تھی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے، میں اس وقت پانچویں جماعت میں پڑھتا تھا مجھ سے سوال کرتیں کہ خلیفہ کون بناتا ہے اور پھر سمجھاتیں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے، کیونکہ جب نبی اور مامور خدا تعالےٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور اس کو خدا تعالےٰ دنیا کی اصلاح کیلئے بھیجتا ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ خدا تعالےٰ اس پودے کو جو اس نے لگایا ہو پانی نہ دے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نبی کے بعد خلیفہ مقرر کرتا ہے اور موجودہ خلیفہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ہیں اور ہمیں جان و مال ان کے اشارے پر فوراً قربان کر دینا چاہئیے۔

قرآن مجید سے محبت قابل رشک تھی

ہمیشہ صبح قرآن مجید کی تلاوت کرنا اور ساتھ گھر میں چھوٹے بچوں کو پاس بٹھا کر درس کی صورت پیدا کر لینا اور مختلف مسائل کو سمجھانا اور پھر صبح کے وقت ہم کو سکول روانہ کرنا دوسرے روز گذشتہ درس کے متعلق سوال کرنا اور بار بار سمجھانا ان کا معمول تھا۔ قرآن مجید سے انس تھا جو بیان سے باہر ہے آخر اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید کا درس دیتے ہوئے ہی اپنے پاس بلا لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نماز باجماعت

نماز باجماعت کا موقعہ کبھی ہاتھ سے جانے نہ دیتیں۔ گھر میں بھی جب گاؤں میں تھے نماز باجماعت ادا کرنے کی کوشش کرتیں نمازوں میں وقت کا خاص خیال رکھتیں۔ پانچوں نمازیں وقت پر ادا کرتیں اور خصوصاً جمعہ کے دن صبح سے گھر میں تیاری شروع ہو جاتی کہ آج سب کو مسجد میں جانا ہے۔ سب بچوں کو ساتھ لیکر مسجد میں پہنچ جاتیں۔

ساس سسر سے تعلقات

میں نے بھاوجہ مرحومہ کو دیکھا کہ کبھی میری والدہ مرحومہ ناراض ہوتیں تو نہایت خندہ پیشانی سے پیش آتیں اور آگے سے جواب نہ دیتیں۔ اور آخری دم تک ساس کی خدمت کی اور ساس بھی ہمیشہ تعریف کرتی کہ اللہ تعالےٰ نے میرے گھر میں جنت دی ہے

اللہ تعالےٰ نے مرحومہ کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بجا آوری کی توفیق عطا فرمائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔

سویٹ روس میں اسلام کو بدنام کرنے کی مہم جاری ہے

واشنگٹن ۵ جنوری کمیونزم کو اسلام سے جو بنیادی عداوت ہے اس کا تازہ ترین ثبوت ایک نئی کتاب سے ملتا ہے جو روسی حکومت کے زیر اہتمام شائع کی گئی ہے۔ اس کتاب کا عنوان ہے "اسلام اس کا آغاز اور سماجی حقیقت"

یہ کتاب اعلیٰ درجوں کے طلبا اور اساتذہ کے لئے لکھی گئی ہے اور اس میں وہ الزام بھی دہرایا گیا ہے جو سویٹ انسائیکلو پیڈیا میں تھا۔ یعنی یہ کہ قرآن نعوذ باللہ خلفا کے دور میں تصنیف کیا گیا تھا اور یہ محض فرسودہ داستانوں کا مجموعہ ہے۔ یہ کتاب روس کے چوٹی کے ماہر اسلامیات کلیمووچ نے لکھی ہے اور سائنسی و سیاسی علوم کی ترویج کی۔ سرکاری سوسائٹی نے اسے شائع کیا ہے۔ اس سوسائٹی کا پرانا نام بالشویک ملحد لیگ تھا

کلیمووچ نے کتاب میں دعویٰ کیا ہے کہ قرآن سنت اور شریعت مفتوح اقوام پر طبقہ داری جبر اور ظلم کی اجازت دیتے ہیں۔ آگے چل کر اس مصنف نے لکھا ہے کہ

مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق قرآن مخلوق نہیں ہے بلکہ کلام الٰہی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسے خلفاء کے عہد حکومت میں تصنیف کیا گیا تھا اور کافی عرصہ تک اس کی تالیف جاری رہی۔ قرآن کے متعلق یہ جو کہا جاتا ہے کہ یہ فوق البشر کلام ہے اور اس طرح تقدس کا جو نظریہ پیدا ہو گیا ہے وہ سائنسی معلومات کی راہ میں حائل ہے۔ چنانچہ قرآن ترقی کے منافی ہے۔ حقیقت میں قرآن بنیادی طور پر ان پرانی داستانوں کا مجموعہ ہے جو بائیبل اور دوسری مقدس کتابوں میں شامل تھیں۔

کمیونسٹ ماہر اسلامیات نے آخر میں یہ نکتہ بیان کیا ہے کہ مذہبی نظریات کی ہر حمایت خواہ وہ کتنی ہی باریک بینی کے ساتھ کی جائے دراصل ہمیشہ پسماندگی کی حمایت کرنے کی کوشش ہے کسی ایسی چیز کی حمایت ہوتی ہے جس کا زمانہ گذر چکا ہے۔

"پاکستان کو اپنا تعلیمی نظام مذہبی نظریات کے مطابق ڈھالنا چاہیئے"

ڈھاکہ میں کینیڈا کے پروفیسر چارلس ایڈمز کی تقریر

ڈھاکہ۔ میکگل یونیورسٹی کینیڈا کے شعبہ اسلامیات کے پروفیسر مسٹر چارلس جے ایڈمز نے ۳ جنوری کو یہاں کہا۔ کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا قیام تاریخ میں واحد ایسی مثال ہے۔ جس میں مذہب کی بنیاد پر ایک جدید ریاست قائم کی گئی ہے۔

ڈھاکہ روٹری کلب سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر ایڈمز نے کہا کہ پاکستان دنیا میں پہلا ایسا ملک ہے۔ جو خاص اخلاقی اصولوں کے نفاذ کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ اسلامی تاریخ کے طلباء کے لئے یہ بات خاص طور پر اہمیت کی حامل ہے کہ برعظیم پاک و ہند کے مسلمانوں نے اپنے لئے ایک ایسی مملکت بنانے کی غرض سے ملک کی تقسیم کا مطالبہ کیا تھا جہاں وہ زندگی کے متعلق اپنے نظریات کے مطابق اپنے معاملات کو ڈھال سکیں۔

انہوں نے کہا کہ دنیا ان اخلاقی اصولوں کو نافذ کرنے کے تجربات کا گہری دلچسپی سے مشاہدہ کر رہی ہے۔ جو پاکستان کے بنیادی نظریئے کے حامل ہیں۔

مسٹر ایڈمز نے پاکستان میں اس کے نظریات کی روشنی میں تعلیمی نظام کو بھی دوبارہ منظم کرنے کی اہمیت پر زور دیا تاکہ پاکستان کے عوام موجودہ زمانے کی ضروریات کے مطابق استفادہ کر سکیں انہوں نے کہا کہ پاکستان میں یہ سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ جس کا تعلق نہ صرف حکومت بلکہ پاکستان کے ہر فرد سے ہے۔

مسٹر ایڈمز نے موجودہ نظام تعلیم پر نکتہ چینیوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ موجودہ نظام تعلیم انگریزوں کا پیدا کردہ ہے۔ جسے انہوں نے اپنے دور حکومت میں اپنی انتظامیہ کی ضروریات کے مطابق ڈھالا تھا۔ اس نظام تعلیم کو بدلنا نہایت ضروری ہے تاکہ ملک میں صحیح قسم کے رہنما پیدا ہوں۔ جو ملک کی تقدیر کو سنوار سکیں۔ انہوں نے اس سلسلہ میں ان کوششوں کا بھی ذکر کیا۔ جب پاکستان کے قیام کے بعد پاکستان کی آئندہ تعلیمی پالیسی کا پروگرام وضع کرنے کے لئے کمیشن قائم کیا گیا تھا۔ تاہم اس کے بعد اس سلسلہ میں بہت کم ترقی کی گئی ہے اور پاکستان کے لئے جو اس وقت کڑی آزمائش کے دور سے گزر رہا ہے یہ بات چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے کہ وہ عملی طور پر خاص کر نظام تعلیم کو ان نظریات کے مطابق ڈھالے جن کی بنیاد پر وہ قائم ہوا ہے لیکن یہ کوئی آسان کام نہیں کیونکہ پاکستان کے موجودہ نظام تعلیم کو جس میں اخلاقی اصول شامل نہیں ہر لحاظ سے دوبارہ منظم کرنا ہوگا۔ تاکہ پاکستان کے شہری ان اخلاقی قدروں اور اصولوں سے آشنا ہو سکیں۔ جن کے لئے پاکستان قائم کیا گیا تھا۔ دوسرے لفظوں میں عوام کو ایک ایسے نظام تعلیم سے آشنا کرانا ہے جو نہ صرف اسلامی اصولوں پر مبنی ہوں بلکہ اس سے ایک ترقی یافتہ ملک کی ضروریات بھی پوری ہو سکیں۔

مسٹر ایڈمز نے آخر میں کہا کہ میکگل یونیورسٹی کا شعبہ اسلامیات مذہبی اور تعلیمی نقطۂ نظر سے اسلامی ممالک اور خاص کر پاکستان سے دلچسپی لیتا ہے۔ جہاں (پاکستان میں) ترقی یافتہ حالات کے تحت اسلامی تدریس و تعلیم کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

گمشدہ مفلر

مورخہ ۲۹/۱۲/۵۵ کو دریا پر جاتے ہوئے میرا اونی مفلر راستہ میں گر گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملا ہو تو حسب ذیل ایڈریس پر پہنچا دیں۔

چوہدری شبیر احمد صاحب نائب وکیل المال دفتر خاکسار بشارت احمد چوہدری دبی اے، نارتھ سرکلر روڈ۔ راولپنڈی شہر

گمشدہ ٹفن کیریر

ہمارا ٹفن کیریر جس میں کھانا گرم رکھا جاتا ہے۔ جلسہ سالانہ پر ۲۵/۱۲ کو چناب سے اتر کر ربوہ کے پلیٹ فارم پر رہ گیا۔ باوجود تلاش کے نہ ملا۔ جس دوست کو ملا ہو۔ اس پتہ پر پہنچا کر یا مطلع فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں سول ہسپتال ڈاکٹر عبد المغنی صاحب اسسٹنٹ سرجن راولپنڈی

عہد خلافت ثانیہ میں اسلام کی عظیم الشان قلمی خدمات

بقیہ صفحہ (۵)

جلوہ گاہ ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مستند اور مکمل سوانح عمری اور سیرت پر بھی مشتمل ہے۔ اور ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ جو شخص اس دیباچہ کو حسن نیت سے پڑھے۔ وہ قرآن مجید کی صداقت اور عظمت کا زندہ گواہ بن جاتا ہے

پھر حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ کی تصنیفات احمدیت یعنی حقیقی اسلام قرآن شریف کی ایک جامع تفسیر ہے جو ہزارہا کی تعداد میں اردو اور انگریزی میں شائع ہو چکی ہے۔ حضور کی دیگر تصانیف مثلاً ہستی باری تعالےٰ۔ ہمارا خدا۔ ملائکۃ اللہ۔ حقیقۃ النبوۃ۔ حقیقۃ الرؤیا۔ تقدیر الٰہی۔ عرفان الٰہی۔ ذکر الٰہی۔ نجات حدوث روح و مادہ۔ براہین العقائد۔ منہاج الطالبین۔ دعوۃ الامیر۔ دنیا کا محسن۔ تحفہ شہزادہ ویلز۔ تحفہ لارڈ اروِن۔ نظام نو۔ اسلام کا اقتصادی نظام اسلام اور ملکیت زمین ایسی کتابیں ہیں۔ جن کی نظیر گذشتہ تیرہ سو سال کے اسلامی لٹریچر میں موجود نہیں۔

دنیا کے بیشتر ممالک سے مختلف زبانوں عربی۔ اردو۔ انگریزی۔ جرمنی۔ ڈچ بنگالی۔ سنہالی۔ تامل۔ فرنچ وغیرہ میں احمدی اخبارات و رسائل روزنامہ ہفتہ وار۔ ماہوار۔ سہ ماہی قرآنی علوم کی اشاعت میں مصروف ہیں۔ کروڑہا ٹریکٹ اور پمفلٹ شائع کئے جا چکے ہیں اور خلافت ثانیہ کے دامن سے وابستہ احمدی اہل قلم اصحاب نے بھی سینکڑوں کتابیں اور رسائل تالیف کر کے دنیا میں شائع کئے ہیں۔

پس باوجود ہماری ان عظیم الشان قلمی خدمات کے اگر پھر بھی کوئی شخص یہ کہتا ہے۔ کہ عہد خلافت ثانیہ میں اسلام کی کوئی "قلمی خدمات" نہیں ہوئی۔ تو سوائے اس کے اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ تعصب نے ان کی آنکھیں بند کر دی ہیں۔ حقیقت یہی ہے۔ کہ اسلام کی جس قدر قلمی خدمت خلافت ثانیہ کے مبارک عہد میں ہوئی ہے۔ اور بفضلہ تعالےٰ آئندہ ہوگی۔ وہ یقیناً عدیم النظیر ہے۔

اور ایسا کیوں نہ ہو؟ جب کہ خود اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مصلح موعود کے متعلق الہاماً فرمایا:

مقام او مبیں از راہ تحقیر
بدورانش رسولاں ناز کردند

اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ! واجعل اعمرہ من نوح وانو دمن یوح!! آمین

کولمبو منصوبہ کے تحت کینیڈا نے سب سے زیادہ امداد پاکستان کو دی ہے

"ہماری امداد غیر مشروط ہے" کینیڈا کے وزیر صحت کا اعلان

پشاور ۷ رجنوری۔ کینیڈا کے وزیر صحت مسٹر مارٹن نے ڈھاکہ سے پشاور پہنچ کر بتایا۔ کہ کینیڈا نے کولمبو منصوبہ کے تحت سب سے زیادہ امداد جس ملک کو دی وہ پاکستان ہے۔ آپ نے کہا کہ یہ امداد کسی شرط کے تحت نہیں دی گئی۔ اس امداد کا مقصد دوستی مفاہمت اور اخوت کا ماحول قائم کرنا ہے۔ تاکہ امن عالم کی تعمیر میں آسانی ہو۔

مسٹر مارٹن نے بتایا۔ ۱۹۵۶ء سے اب تک کینیڈا نے کولمبو منصوبہ کے تحت پاکستان کو پانچ کروڑ ڈالر کی امداد دی۔ اس کے علاوہ دو سو پاکستانیوں کو کینیڈا میں مختلف فنی شعبوں میں تربیت دی گئی۔

وارسک پراجیکٹ کے بارے میں مسٹر مارٹن نے بتایا کہ کینیڈا نے اب تک اس منصوبہ میں ایک کروڑ اسی لاکھ ڈالر لگائے ہیں۔ پاکستان سے قریبی تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کینیڈا کے وزیر صحت نے بتایا۔ پاکستان اور کینیڈا کے نظام حکومت ایک سے ہیں۔ اور دونوں ملک انسانی آزادی کے بلند نظریات پر یقین رکھتے ہیں۔ جب کینیڈا کے وزیر صحت اپنی اہلیہ کے ہمراہ ڈھاکہ سے پشاور پہنچے۔ تو فضائی اڈا پر ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ مسٹر مارٹن نے بتایا کہ وہ منگل اور بدھ کو وزیر اعظم مسٹر سہروردی سے ملاقات کریں گے۔ اس ملاقات میں کولمبو منصوبہ سے متعلقہ امور اور تمام بین الاقوامی مسائل زیر بحث آئیں گے۔

سیلونی طلبہ کی ربوہ میں آمد

(بقیہ صفحہ اول)

کی مختلف شاخیں ہمیں خوش آمدید کہتی اور ہمارا خیر مقدم کرتی رہی ہیں۔ ان سے مل کر اور حالات کا بچشم خود مطالعہ کر کے ہمیں جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کے متعلق بہت کچھ علم حاصل ہوا ہے۔ اور جو اہم کام یہ جماعت سرانجام دے رہی ہے۔ اس سے ہم لوگ بے حد متاثر ہوئے ہیں۔

جناب وائی۔ ایل۔ ایم منصور نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ لاہور وغیرہ میں بعض لوگوں نے یہ کوشش بھی کی۔ کہ ہم ربوہ جانے کا ارادہ ترک کر دیں۔ لیکن ہم جماعت احمدیہ کے مرکز کو دیکھنے کا فیصلہ کر چکے تھے۔ چنانچہ ہم یہاں آئے۔ حالات کا بچشم خود مطالعہ کیا۔ ہمارا تاثر یہ ہے کہ جماعت احمدیہ اپنے عقائد پھیلانے میں کسی جبر یا دباؤ سے کام نہیں لیتی۔ وہ صرف عقل کو اپیل کرتی ہے۔ اور فیصلہ دوسرے پر چھوڑ دیتی ہے۔ کہ وہ ذاتی کوشش اور جدوجہد کے نتیجہ میں حق کو قبول کرے

اشاعت لٹریچر کا عظیم کارنامہ

جناب منصور نے کہا۔ تبلیغی سرگرمیوں کے علاوہ میں جماعت احمدیہ کے جس کارنامہ کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ وہ اعلیٰ پایہ کا اسلامی لٹریچر شائع کر کے اسے دنیا میں پھیلانا ہے۔ جماعت احمدیہ نے قرآن مجید کا دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے بہت بڑی خدمت سرانجام دی ہے۔ خود ہمارے اپنے ملک کی سرکاری زبان سنہالی میں بھی اب لٹریچر شائع ہونا شروع ہو گیا ہے۔ جو ہم سب کے لئے بہت خوشی کا موجب ہے۔

ایک اور عظیم کارنامہ

تقریر جاری رکھتے ہوئے جناب منصور صاحب نے کہا۔ ایک اور امر جو ہم سب کے لئے بہت حیرت اور خوشی کا موجب ہوا ہے۔ وہ ہے ربوہ کی تعمیر۔ زمین کے ایک ریتیلے ٹکڑے کو جس طرح عزم و ہمت کی بدولت آپ لوگوں نے ایک شہر میں تبدیل کر کے اسے دنیا بھر میں اشاعت اسلام کے مرکز کی شکل دے دی ہے۔ اس سے مکہ معظمہ کی تعمیر کی مقدس یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ یہاں بھی لوگ دین اسلام کی سربلندی اور اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرنے کی خاطر جمع ہوتے ہیں۔ چنانچہ ابھی ہم لوگ بمبئی میں ہی تھے۔ کہ ہمیں معلوم ہوا کہ ربوہ میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا ہے۔ جس میں ساٹھ ہزار سے بھی زیادہ لوگ شریک ہوتے ہیں۔ ہم نے اسی وقت یہ ارادہ کر لیا تھا، کہ ہم پاکستان پہنچ کر ربوہ ضرور جائیں گے۔

آخر میں مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد لندن نے وفد کے ممبران کو خوش آمدید کہتے ہوئے انہیں اس امر پر مبارکباد دی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا میں اشاعت اسلام کا مرکز دیکھنے کا موقع عطا فرمایا ہے۔ آپ نے ان پر دنیا میں اشاعت اسلام کی اہمیت واضح کی۔ اور تقریر کے اختتام پر وکالت تبشیر کی طرف سے ان کو سنہالی اور انگریزی زبان میں لٹریچر پیش کیا۔ جس میں انگریزی بقیہ ترجمۃ القرآن کی جلد بھی شامل تھی۔ اسی شام کو یہ طلباء چناب ایکسپریس سے پشاور روانہ ہوگئے۔

کراچی یونیورسٹی کے متعلق تحقیقاتی رپورٹ

کراچی ۷ جنوری۔ مرکزی وزیر تعلیم مسٹر ظہیر الدین نے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ کراچی یونیورسٹی کے متعلق تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ آئندہ دو ماہ تک پیش کر دی جائے گی۔ اس رپورٹ کی روشنی میں تعلیمی سہولتوں اور معیار میں اصلاح کی جائے گی مسٹر ظہیر الدین نے سارے ملک میں تعلیمی نظام بدلنے اور پرائمری تعلیم کو لازمی قرار دینے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔

"پنجسالہ منصوبہ ایک ماہ میں مکمل ہو جائیگا"

ڈھاکہ ۷ رجنوری۔ وزیر اعلےٰ مشرقی پاکستان مسٹر عطاء الرحمٰن خاں نے خیال ظاہر کیا ہے کہ پنجسالہ قومی ترقیاتی منصوبے کو ایک مہینہ کے اندر اندر آخری شکل دے دی جائیگی جس کے ساتھ ہی تمام صوبے میں پورے زور شور کے ساتھ ترقیاتی کام شروع کر دئے جائیں گے۔

وزیر اعلےٰ نے یہ بات گذشتہ جمعہ کو ضلع میمن سنگھ کے مقام شرقپور میں ایک زبردست جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے بتائی اور کہا کہ ملک کی ترقی کی جتنی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ اتنی ہی عوام پر بھی عائد ہوتی ہے۔ اسلئے انہیں چاہیئے کہ قومی ترقی کے ایک ملک گیر پروگرام کی تحریک شروع کریں۔

بعد میں ہریجنوں کے ایک سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے مسٹر عطاء الرحمٰن نے کہا کہ پاکستان میں کوئی ہریجن نہیں ہے۔ یہاں ہر شخص پاکستانی ہے۔ آپ نے کہا کہ کسی شخص کی قدر و قیمت کا اندازہ اس کی سماجی حیثیت سے نہیں بلکہ اس کے کام سے کرنا چاہیئے۔

ایک غلطی کی تصحیح

یکم جنوری ۵۷ء کے پرچہ الفضل میں صفحہ ۵ پر الشرکۃ الاسلامیہ کا جو اشتہار شائع ہوا ہے۔ اس میں تفسیر کبیر جلد اول جزو اول کی قیمت غلطی سے سات روپے لکھی گئی ہے۔ اس کی اصل قیمت دس روپے فی نسخہ ہے۔ احباب نوٹ فرما لیں۔

چیئرمین الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴